شکر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

اس کتاب کے دو باب ہیں۔

باب نمبر 1

شکر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔قرآن پاک سے اس کا جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں۔

باب نمبر 2

کفر کرنے والے لوگ کون سے ہیں مختصر جائزہ۔البتہ تفصیل کے لیے کتاب دیکھیے۔کافر کسے کہتے ہیں۔

باب نمبر 1

شکر کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔قرآن پاک سے اس بات کا جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

تمہید

خواتین وحضرات!

آپ دیکھیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں شکر گزار اُن لوگوں کو کہا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مظبوطی سے پکڑنے والے ہوں گے۔یعنی رسول ﷺ ہمارے پاس جو قرآن پاک لائے۔اگر ہم قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے والے ہوں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری پر ہوں گے۔یعنی اسلام پر ہوں گے۔تو شکر کرنے والے ہوں گے۔جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نمونہ بنا کر دکھایا کہ ایک شکر گزار اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ سے صرف رجوع کرتا ہے۔اور وہ یکسو ہوتا ہے۔اسی طرز عمل پر تمام رسول ہوتے ہیں۔رسول ﷺ بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کرنے والے تھے۔اس کی مکمل تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیے۔اسوہ حسنہ کسے کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اسی طرح اگر ہم موسیٰؑ کی قوم میں شکر گزاروں کو دیکھنا چاہیں گے۔تو یہ وہ لوگ ہوں گے۔جو موسیٰؑ پر ایمان لاکر ان کی دی ہوئی کتاب کو مظبوطی سے پکڑنے والے ہوں گے۔ نوحؑ کی قوم میں سے وہ شکر گزار ہوں گے ۔جو نوح پر ایمان لائے ہوں گے۔ یعنی انہوں نے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا۔اس کو ماننے والے ہوں گے۔جو کشتی میں ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔اسی طرح دوسرے رسولوں کی قوم سے وہ لوگ شکر گزار ہوں گے۔جو ان کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کرنیوالے ہوں گے۔وہ شکر گزار ہوں گے۔اور نا ماننے والے کفر کرنے والے ہوں گے۔ اسی طرح اگر ہم قرآن پاک پر ایمان لے آتے ہیں۔یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کرتے ہیں۔تو شکر گزار ہوں گے۔

سورہ آل عمرآن آیت 144 پارہ4
ااور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔ توتم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات! آج ہم قرآن پاک سے دیکھیں گے۔کہ ہم شکر گزار ہیں۔یا الٹے پاؤں پھر جانے والے لوگ ہیں۔

آئیں اپنی کتاب کا آغاز اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے کرتے ہیں۔

سورہ دھر آیات 1 تا3 پارہ30
کیا انسان پر ایسا وقت نہیں گزرا کہ وہ کوئی قابل زکر چیز نہ تھا۔بے شک ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے۔تاکہ اس کو آزمائیں۔ تو ہم نے اس کو سننے والا دیکھنے والا بنایا۔بیشک ہم نے اس کو راستے کی ہدایت دی ۔پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کیا انسان پر ایسا وقت نہیں گزرا کہ وہ کوئی قابل زکر چیز نہ تھا۔بے شک ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے۔تاکہ اس کو آزمائیں۔ تو ہم نے اس کو سننے والا دیکھنے والا بنایا۔بیشک ہم نے اس کو راستے کی ہدایت دی ۔پھر وہ یا تو شکر گزار ہے یا کافر۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اِس کی اوقات دکھائی ہے۔کہ پہلے وہ کچھ بھی نہ تھا۔بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے۔تاکہ اس کو آزمائیں۔کہ وہ کیسے اعمال کرتا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا۔پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو راستے کی ہدایت دی۔کہ وہ شکر گزار ہے یا کافر۔یعنی کیا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بن کر زندگی گزارتا ہے۔یا نافرمان بن کر زندگی گزارتا ہے۔

شکر گزار سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی امت کو منتخب کیا۔یہ امت یکسو یعنی حنیفا تھی۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابردار تھی۔اس کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا۔اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔یعنی صراط مستقیم کی ہدایت دی۔

خواتین وحضرات!

ہم ان کا طرزعمل چند آیات کے زریعے دیکھیں گے۔جن کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا ہے۔اور پھر سوچیں گے۔دیکھیں گے کہ کیا ہم رسول ﷺ کے لائے پیغام کو ماننے والے ہیں۔یا اس پیغام سے مرتد ہو چکے ہیں۔

سورہ نحل۔آیات 120 تا122۔پارہ14

بے شک ابراہیمؑ کی امت یکسو فرمابردار تھی۔۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ کی امت یکسو فرمابردار تھی۔۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرآت!

سورہ انحل کی اگلی ایت دیکھیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

اا **سورہ نحل۔آیت123۔پارہ14**

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔جو حنیفا تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔ان آیات میں اھدِ نا الصراط المستقیم کا مکمل جواب ہے۔

۱۲۔ سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔وہ ایک درست دین ہے۔ابراہیم کی ملت جو حنیفا تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

جو لوگ ابراہیمؑ کے درست دین میں اختلاف کریں گے۔وہ اپنا بوجھ خود اٹھائیں گے۔للہ تعالیٰ خود انہیں بتائے گا۔جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے۔اور جو انسان بھی عمل کرتا ہے۔تو وہ اسی کے زمہ ہے۔

۱۳۔ سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ وہ ایک درست دین ہے ابراہیم کی ملت جو یکسو تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔آپ ﷺ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

شکرگزار سکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی امت کو منتخب کیا۔ان کی اطاعت کا حکم رسول ﷺ کو دیا۔اور رسول ﷺ نے ہمیں بتایا کہ وہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اور اس میں اختلاف کرنے والے اپنے بوجھ کے زمہ دار ہوں گے۔

رسول ﷺ نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔اور ایمان لانے والے صحابہ کرام بھی نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست ہے۔

۴۔ سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو حنیفا یعنی یکسو مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا تھے۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں۔اس ایت میں ایمان والے صحابہ کرام کو دیکھیں۔جنہوں نے رسول ﷺ کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔

خواتین وحضرات!

یادرکھنے والی بات یہ ہے۔کہ رسول ﷺ اور ان پر ایمان لانے والے صحابہ کرام نے ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔۔

ہمارا امام نہ ابوحنیفہ ہے۔نہ شافعی ہے۔نہ حنبل نہ مالکی ہے۔۔بلکہ ہمارا امام اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو بنایا ہے۔

۳۔ سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔اور انہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بناؤں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔اور انہوں نے اسے پورا کر کے دکھایا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بناؤں گا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔یعنی ہمارے **پیشوا ابراہیمؑ** ہیں۔

نوٹ

یاد رکھنے کی بات یہ ہے ۔کہ اللہ تعالیٰ نے خوامخواہ ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں کا امام نہیں بنا دیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا چند باتوں میں امتحان لیا۔ جب وہ اس امتحان میں پاس ہوئے ۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ میں تجھے تمام لوگوں کا امام بناؤں گا۔۔۔یعنی ہمارے امام ابراہیم علیہ السلام ہیں۔۔

اور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیت 144 پارہ 4

ااور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں ۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکےرگا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ شکر گزار لوگوں کے بارے میں تفصیل بتا رہے ہیں۔شکر گزار لوگ وہ ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کریں گے۔اور قرآن پاک سے مرتد نہیں ہوں گے۔جیسا کہ فرقہ پرست قرآن پاک سے مرتد ہو گئے۔اور الٹے پاؤں پھر گئے۔اور قرآن کو مظبوطی سے پکڑنے کے بجائے فرقوں کو مظبوطی سے پکڑ لیا۔یہ کفر کرنے والے لوگ ہیں۔جبکہ شکر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جلد بدلہ یں گے۔کیونکہ انہوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کو قبول کر لیا۔اور فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ قرآن پاک کو ماننے والوں یا قبول کرنے والے شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ بہت جلد بدلہ دینے والا ہے۔

سورہ لقمان آیت 13 پارہ 21

اور بیشک ہم نے لقمانؑ کو حکمت دی۔کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔اور جو شکر کرتا ہے۔تو اپنے بھلے کے لیے شکر کرتا ہے۔اور جو کفر کرتا ہے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔تعریف کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔اور بیشک ہم نے لقمانؑ کو حکمت دی۔ یعنی اپنی کتاب دی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔اور جو شکر کرتا ہے۔تو اپنے بھلے کے لیے شکر کرتا ہے۔اور جو کفر کرتا ہے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔تعریف کے لائق ہے۔یاد رہے کہ حکمت قرآن پاک اور پہلی کتابوں کا صفاتی نام ہے۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔قرآن پاک کا ایک صفاتی نام حکمت ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کے لیے کافی نہیں ہے

سورہ انعام آیاتَ 51 تا 55 پارہ 7

اور آپ ﷺ اُن لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجیے۔جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔نہ اُن کا حساب آپ ﷺ کے ذمہ ہے۔اور نہ آپ ﷺ کا حساب اُن کے ذمہ ہے۔اگر آپ ﷺ اُنہیں دور کر دیں گے۔تو ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔اس طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے آزمایا ہے ۔تاکہ وہ کہیں کہ کیا یہی ہیں وہ لوگ جن پر ہم میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان کیا ہے۔تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں یعنی غلاموں کے لیے کافی نہیں ہے۔اور جب آپ ﷺ کے پاس وہ لوگ آئیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔تو ان سے کہیے کہ تم پر سلامتی ہو۔تم پر رحم کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر فرض کر لیا ہے۔کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے برا عمل کرے۔اس کے بعد توبہ کر لے۔اور اپنی اصلاح کر لے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔اور اس طرح ہم اپنی آیات تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔تاکہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا شکر آدا کرنے والے لوگوں کا مرتبہ دکھایا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمارہے ہیں۔ کہ اگر تم نے ان لوگوں کو خود سے دور کیا۔ تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ یعنی اگر میری نافرمانی کی۔ تو تمھارا شمار نافرمانوں میں سے ہوگا۔ ایسے لوگ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے لوگ جب آپ ﷺ کے پاس آئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرماتے ہیں۔ کہ ایمان والے لوگوں کو اسلام وعلیکم کہیے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اُنسے کہیے کہ تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کرنا اپنے اُو پر فرض کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ ﷺ کے دور میں لوگ اُن لوگوں کا مذاق اُڑاتے تھے۔ جو آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔ لوگ اُن پر طنز کستے۔ کہ

کیا یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار غلاموں کے لیے کافی نہیں ہے

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگوں کی قدر اور منزلت دکھائی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں امیری غریبی خوب صورتی بدصورتی کوئی چیز نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والوں اور ایمان والوں کا مرتبہ اور درجہ دکھایا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے والے لوگ شکر کرنے والے ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شکر کرنیوالے لوگوں کی مکمل تفصیل بیان کی ہے۔

خواتین وحضرات۔

ہمارے ہاں فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو بلکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کو بلکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور لوگوں کو نئے انداز اور دین اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا زریعہ بتا رہے ہیں۔

حالانکہ اصل سچ تو قرآن پاک کا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی ایت ۹۹ کے پہلے حصے میں فرماتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ کی زمہ داری صرف یہی ہے۔ کہ پیغام پہنچا دیں۔

اللہ تعالیٰ نے شکر کرنے والی ابراہیمؑ کی امت کا انتخاب کیا۔ اور رسول ﷺ کی طرف وحی کی۔ کہ آپ ان کی طاعت کریں۔

سورہ نحل۔ آیات 120 تا 123۔ پارہ 14

بیشک یعنی (اس میں شک نہیں) کہ ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسو تھی یعنی (سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی ہوگئی تھی) اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ آخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

اس میں شک نہیں کہ ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسو تھی یعنی (سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی ہوگئی تھی) اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بے شک وہ آخرت میں بھی صالح لوگوں میں سے ہوں گے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہ گئے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

اس اسوہ حسنہ کے طریقے کی اطاعت کا نبی کریم کو حکم دیا گیا ان آیات کو غور سے پڑھیں یہ نبی کریم کا اسوہ حسنہ تھا طرز عمل تھا۔ کیا یہ ہمارا بھی طرز عمل ہے۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا ہم فرقہ پرستوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

چونکہ ابراہیمؑ شکر گزاروں میں سے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کر لیا۔ اگر ہم نے شکر گزار بننا ہے۔ تو ہمیں ابراہیمؑ کا اسوہ حسنہ میں غور کرنا ہوگا۔ اگر ہم اس طرز عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے تو ہم بھی شکر گزار ہوں گے۔ اس کی مکمل تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیے۔ اسوہ حسنہ کسے کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ابراہیمؑ ایک شکر گزار تھے۔ ابراہیمؑ کا اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ اسوہ حسنہ یا طرز عمل کسے کہتے ہیں۔

سورہ عنکبوت۔آیات 16 تا 18۔پارہ 20

اور جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور پرہیزگار بنو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔اور جھوٹ بناتے ہو۔بیشک تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔پس رزق تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور اسی کی غلامی کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ابراہیمؑ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی ایت ۹۹ کے پہلے حصے میں فرماتے ہیں۔کہ آپ ﷺ کی ذمہ داری صرف یہی ہے۔کہ پیغام پہنچا دیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ احقاف۔آیت 35 کا آخری حصہ۔پارہ 26 میں فرماتے ہیں۔اس (پیغام یعنی قرآن پاک) کو پہنچا دیجیے۔اب وہی ہلاک ہوں گے۔جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ وضاحت سے بیان کررہے ہیں بلکہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور یہی طرز عمل رسولؐ کا بھی تھا کہ رسول کی ذمہ داری تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔یعنی پیغام پہنچانے والے کی ذمہ داری تو مبین پہنچا دینا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دینا ہوتی ہے۔اس کے سوا ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی مگر لوگ اس پیغام کو جھٹلا دیتے ہیں۔

جس طرح آج بھی قرآن پاک کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بنائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کو چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے نکالے گئے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا رسول صرف ایک خدا کی غلامی کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام تعلیمات کی صورت میں ایک کتاب کے ذریعے دیتا ہے مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے کی بجائے کتاب کی اطاعت کرنے کے بجائے فرقوں کی آڑ میں نئے نئے دین ایجاد کرتے ہیں جن کا کوئی ایک بانی ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنے والے اس دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں بغیر اللہ کی کتاب سے اصلاح کیے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے یاد رہے کہ یہی طرز عمل آپؐ کا بھی تھا اور ہمارا بھی یہی طرز عمل ہونا چاہیے ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا خطاب ہے جو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے رہو اور جھوٹ نا بناؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی غلامی کرتے ہو۔وہ وہ یقیناً تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے روزی تم اللہ تعالیٰ کے پاس تلاش کرو اُس کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔

قرآن پاک میں رسول ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا ہے

سورہ مومن آیات 60 تا 64 پارہ 24

اور تمھارے رب نے کہا ہے۔کہ مجھے پکارو میں تمھارے لیے قبول کروں گا۔بے شک جو لوگ میری بندگی یعنی غلامی سے تکبر کرتے ہیں۔جلد ہی ذلیل کرکے جہنم داخل کردیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی۔تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔اور دن کو دکھانے والا بنایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔لیکن اکثر لوگ اس کا شکر نہیں کرتے۔یہی اللہ تعالیٰ تمھارا رب ہے۔ہر شئے کا پیدا کرنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔پھر کہاں تم بہکے پھرتے ہو۔اور اسی طرح وہ لوگ بہکے پھرتے تھے۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ میری بندگی یعنی غلامی سے تکبر کرتے ہیں۔وہ لوگ جلد ہی ذلیل وخوار کرکے جہنم رسید ہونگے۔پھر اللہ تعالیٰ اپنی بندگی یعنی غلامی کی وجہ بیان کرتے ہیں۔کہ اس نے رات بنائی اور دن بنایا۔تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔اور دن کو دکھانے والا بنایا۔بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔لیکن اکثر لوگ اس کا شکر نہیں کرتے۔جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ تمھارا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔بھٹکنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والے ہوتے ہیں۔یعنی شکر گزار نہیں ہوتے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو نہیں مانتے یعنی قبول نہیں کرتے۔

ان آیات میں درست دین بتایا گیا ہے۔ کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا حکم ماننے کی اجازت نہیں۔
درست دین صرف ایک رب کی بندگی کرنے میں ہے۔ یہ شکر کرنے والے لوگ ہوں گے۔

سورہ یوسف۔آیات 37 تا 40۔ پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جو کھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے۔ اے میرے قید کے ساتھیو۔ کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ۔ جو ایک زبردست غالب ہے۔ اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔ یہی درست دین ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کا طرز عمل بیان کیا گیا ہے جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یہ شکر ہے اور۔ یہی درست دین ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں علم نہیں رکھتے۔ حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کے ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔ یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔ اسی پر رسول ﷺ قائم تھے۔ یہ رسول ﷺ کا اور تمام رسولوں کا طرز عمل تھا۔

خواتین وحضرات!

آج اگر ہم قرآن پاک کی تبلیغ کرتے ہیں۔ تو یہ رسول ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسے شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔۔۔۔

سورہ آل عمران 145 تا 148 پارہ 4

۔اور کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں مر سکتا۔ وقت مقرر لکھا ہوا ہے۔ اور جو کوئی دنیا میں ثواب چاہتا ہے۔ اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت میں ثواب چاہتا ہے۔ اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔ اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔ اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔ جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔ پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔ اور نہ ہی دبے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔ بس وہ یہ کہتے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔ اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ۔ اور ہمیں کافر قوم پر نصرت دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں اب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ شکر کرنے والے لوگوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔ اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔ جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔ پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔ اور نہ ہی دبے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔ بس وہ یہ کہتے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔ اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ۔ اور ہمیں کافر قوم یعنی اس دور کے فرقہ پرستوں پر نصرت دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شکر کرنے والوں کو دکھایا۔ جنہوں نے رسول کے ساتھ ملکر اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کے لیے جہاد کیا۔ یعنی کوشش کی۔۔۔

سورہ سبا آیات 15 تا 21 پارہ 22

بے شک اہل سبا کے لیے ان کی بستی میں ایک معجزہ تھا۔ جس کے دائیں اور بائیں طرف باغ تھے۔ اپنے رب کے رزق میں سے کھاؤ۔ اور شکر کرو۔ اس کا پاکیزہ شہر ہے۔ اور رب بڑا بخشنے والا ہے۔ پھر انہوں نے منہ موڑ لیا۔ تو پھر ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیج دیا۔ اور ہم نے ان کے دو باغوں کے بدلے میں انہیں دوایسے باغ دے دیے۔ جس میں بدمزہ اور جھاؤ اور کچھ بیری کے درخت تھے۔ یہ ہم نے سزا دی تھی۔ جو کفر انہوں نے کیا تھا۔ اور ہم صرف کفر کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو اور ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم برکت دے رکھی تھی۔ بستیاں آباد کر رکھی تھی۔ اور ہم نے ان بستیوں کے ظاہر راستے پر چلنے کی منزلیں مقرر کر رکھی تھیں۔ کہ رات اور دن دونوں میں امن اور چین سے چلو پھرو۔ پھر وہ کہنے لگے۔ اے ہمارے رب۔ ہمارے سفروں کا درمیانی فاصلہ بڑھا دے۔ اور انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تو ہم نے ان کو احادیث بنا دیا۔ اور ان کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ بیشک اس میں ہر صبر شکر کرنے والے کے لیے معجزہ ہے۔ اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو صحیح پایا۔ پھر انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ سوائے ایمان والوں کے ایک گروہ کے۔ اور شیطان کا غلبہ ان پر کچھ نہ تھا۔ سوائے اس کے تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اس سے جو ان کی نسبت شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے۔

سورہ اعراف آیت 30 پارہ 8

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور دوسرے فریق پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ بیشک انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنالیا تھا۔ اور بیشک وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ دنیا میں دو فرقے ہیں۔ ایک ہدایت والا اور دوسرا گمراہ۔ ایک فرقے کو اس نے ہدایت یعنی اپنی کتاب دی اور ایک فرقے پر گمراہی سچی ہوگئی۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنالیا تھا۔ اور بیشک وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

سورہ اعراف۔ آیات 11 تا 18۔ پارہ 8

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روک دیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہاں سے نیچے اتر۔ تیرے لیے نہیں کہ تو یہاں س میں تکبر کرے۔ بس نکل جا۔ بے شک تو گھٹیا میں سے ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُس دن تک مہلت دے جب یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تجھے مہلت دی جاتی ہے اُس نے کہا۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا البتہ جو بھی ان میں سے تیری اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شیطان، اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے۔ کہ چونکہ تو نے مجھے اس انسان کی وجہ سے گمراہ کیا ہے۔ اب میں بھی تیرے بندوں کو سیدھے راستے پر آنے ہی نہیں دوں گا کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی اللہ کی کتاب کی طرف ہی آنے نہیں دوں گا۔

اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے نہیں دوں گا ان کو ہر طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی تیری کتاب کی طرف آنے نہیں دوں گا۔ یہ شیطان دراصل اپنا بدلہ لے رہا ہے کہ اس انسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ کیا ہے لہذا اب میں بھی اسے گمراہ کر کے رہوں گا۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے اور اس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا صفاتی نام بھی سیدھا راستہ تھا کیا ہم سیدھے راستہ پر ہیں یعنی قرآن پاک پر ہیں یعنی شکر گزار ہیں یا کسی شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔

اگر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو ہم شکر گزار ہیں۔ تو یہ اطیعو اللہ واطیعو الرسول ہے۔ اگر ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ تو ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ لوگوں میں سے جو بھی شیطان کی اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر تم شکر کرو۔ اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے۔

سورہ نساء۔ آیات 145 تا 147۔ پارہ نمبر 5

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں۔ تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو۔ اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں۔ تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا

منافق قرآن پاک میں اُن لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جو ایمان لانے کے بعد کفر کر لیتے ہیں۔ یعنی فرقے بنا لیتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں۔ تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا۔ اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

منافق قرآن پاک میں ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے کو کہا گیا ہے۔ یعنی فرقے بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں۔ تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو۔ اور ایمان رکھو یعنی قرآن پاک کو سچ مانو اور اس کی اطاعت کرو تو اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ شکر کا بدلہ دینے والا قدردان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے موسیٰ میں نے تجھے اپنے کلام اور اپنی پیغام رسانی کے لیے تجھے تمام لوگوں میں سے منتخب کر لیا ہے۔ پس جو میں نے تمھیں دیا ہے وہ لے لو۔ اور شکر گزاروں میں سے رہنا۔ اور ہم نے تختیوں پر ہر طرح کی نصیحت لکھ دی ہے۔ اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے۔ بس اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اور اپنی قوم کو بھی حکم دو۔ کہ وہ ان کی بہترین باتوں کو اختیار کریں۔

سورہ اعراف آیات 144 تا 146 پارہ 9

اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے موسیٰ میں نے تجھے اپنے کلام اور اپنی پیغام رسانی کے لیے تجھے تمام لوگوں میں سے منتخب یعنی چُن لیا ہے۔ پس جو میں نے تمھیں دیا ہے وہ لے لو۔ اور شکر گزاروں میں سے رہنا۔ اور ہم نے تختیوں پر ہر طرح کی نصیحت لکھ دی ہے۔ اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے۔ بس اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اور اپنی قوم کو بھی حکم دو۔ کہ وہ ان کی بہترین باتوں کو اختیار کریں۔ میں عن قریب تمھیں نافرمانوں کے گھر دکھاؤں گا۔ اور میں ان کو اپنی آیات سے پھیر دوں گا۔ جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔ اور وہ اگر تمام معجزے بھی دیکھ لیں۔ وہ پھر بھی ایمان نہ لائیں گے۔ اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھ لیں۔ تو اسے اختیار نہ کریں۔ تو اسے اپنا راستہ نہ بنائیں۔ اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ

لیں۔تو اسے اختیار کرلیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔اور وہ ان سے غفلت کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کہا کہ میں نے تجھے اپنے کلام اور اپنی پیغام رسانی کے لیے تجھے تمام لوگوں میں سے چن لیا ہے ۔پس جو میں نے تمھیں دیا ہے وہ لے لو۔ یعنی تورات۔اور شکر گزاروں میں سے رہنا۔اور ہم نے تختیوں پر ہر طرح کی نصیحت لکھ دی ہے۔اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے۔بس اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔اور اپنی قوم کو بھی حکم دو۔کہ وہ ان کی بہترین باتوں کو اختیار کریں۔میں عن قریب تمھیں نافرمانوں کے گھر دکھاؤں گا۔اور میں ان کو اپنی آیات سے پھیر دوں گا۔جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔اور وہ اگر تمام معجزے بھی دیکھ لیں۔وہ پھر بھی ایمان نہ لائیں گے۔اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھ لیں۔تو اسے اختیار نہ کریں۔تو اسے اپنا راستہ نہ بنائیں ۔اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں۔تو اسے اختیار کرلیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔اور وہ ان سے غفلت کرتے رہے۔

سورہ ابراہیم آیت 5 پارہ13

اور بے شک موسیٰ کو ہم نے اپنی آیات دے کر بھیجا۔کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ۔اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔بے شک ان میں صبر کرنے والوں شکر کرنے والوں کے لیے معجزے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ بے شک موسیٰ کو ہم نے اپنی آیات دے کر بھیجا۔کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ۔اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔بے شک ان میں صبر کرنے والوں شکر کرنے والوں کے لیے معجزے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔

خواتین وحضرات!

آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔اور جب تمھارے رب نے اعلان کیا۔کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔اور کفر کرو گے تو بے شک میرا رب شدید عذاب دینے والا ہے۔

سورہ ابراہیم آیات 5 تا9 پارہ13

اور بے شک موسیٰ کو ہم نے اپنی آیات دے کر بھیجا۔کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ۔اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔بے شک اس میں صبر کرنے والوں شکر کرنے والوں کے لیے معجزے ہیں۔اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو۔جو اس نے تم پر کی۔جب اُس نے تمھیں فرعون کی قوم سے نجات دی ۔جو تمھیں بُرا عذاب دیا کرتے تھے۔اور تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے۔اور تمھاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔اور جب تمھارے رب نے اعلان کیا۔کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔اور کفر کرو گے تو بے شک میرا رب شدید عذاب دینے والا ہے۔اور موسیٰؑ نے کہا ۔کہ تم اور وہ سب کے سب جو زمین میں ہیں اگر تم کفر کرو۔تو بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔کیا تمھیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔جو تم سے پہلے تھے۔نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے۔جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔تو انہوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں لوٹائے۔اور کہا جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔بے شک ہم اس کے کافر یعنی نافرمان ہیں۔اور بے شک جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔اس میں ہمیں بڑا شک ہے

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلاؤ۔یعنی وہ دن جب فرعون ان پر ظلم کرتا تھا۔جو تمھیں بُرا عذاب دیا کرتے تھے۔اور تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے ۔اور تمھاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔مگر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو تورات دی۔اور موسیٰ کو بھیجا تو ان کی حالت بدل گئی۔تورات کے آنے سے وہ فرعون کے مقابل جا کھڑے ہوئے۔۔

۔خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں موسیٰ تورات کے بارے میں اپنی قوم سے فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو یعنی تورات کو یاد کرو۔جو اس نے تم کو دی۔جب اُس

نے تمھیں فرعون کی قوم سے نجات دی۔ جو تمھیں بُرا عذاب دیا کرتے تھے۔اور تمھارے بیٹوں کو زبح کرتے تھے۔اور تمھاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔اور جب تمھارے رب نے اعلان کیا۔ کہ اگر تم شکر کرو گے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر رہو گے۔تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔اور کفر یعنی نافرمانی کرو گے تو بے شک میرا رب شدید عذاب دینے والا ہے۔اور موسیٰؑ نے کہا۔ کہ تم اور وہ سب کے سب جو زمین میں ہیں اگر تم کفر کرو۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔ کیا تمھیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔ جو تم سے پہلے تھے۔نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں لوٹائے۔اور کہا جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ بے شک ہم اس کے کافر ہیں۔ یعنی نافرمان ہیں۔اور بے شک جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔اس میں ہمیں بڑا شک ہے

باب نمبر2

کفر کسے کہتے ہیں اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا اعلان۔ کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں!

آج ہم قرآن پاک سے دیکھیں گے کہ فرقے بنانے والے ایسا کیا کرتے ہیں۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ان کے ساتھ ختم کر دیا ہے۔

- سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہ رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہو گا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ ر رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں۔

- سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والواوراس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگرتم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تووہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔اورتم کسطرح کفر کرسکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جواللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اوراس طرح ڈروجس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اورتمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کومضبوطی سے پکڑلو۔اورفرقے نہ بنانا۔ یعنی اگرہم فرقے کی حالت میں مرےتو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔اورمسلم نہیں ہوں گے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جورسول ﷺ کے دور میں تھے۔اوروہ لوگ بھی شامل ہیں۔جورسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اورنہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اورمرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کومضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اوراللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔اورمسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھرکفر ہوجائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کرلیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔اورآدمؑ کوسجدہ نہ کرکے کافریعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔

تونام نہادمفسروں اورفرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کراللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کومظبوطی سے پکڑنا ۔اورفرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہادمفسروں اورفرقہ پرستوں نے جب فرقے بنالیے۔تومسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابرداریعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کومظبوطی سے پکڑلیتا۔نام نہادمفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اورفرقہ پرستوں نے اسی کواپناولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضادکام کرکے شیطان کوخوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا توانہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اورمرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہادمفسراللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خودکیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اورنافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کومشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعدبھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اورشیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔نام نہادمفسر فرقوں پرزندہ رہتے ہیں اوراسی پرمرتے ہیں۔اوررسول ﷺ کالایاہواپیغام ان پر بےاثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہ بنے۔یعنی اسلام نہ لائے بلکہ کافر بن گئے۔یعنی مسلم نہ بنے اوراللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے کافر بن گئے۔حالانکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں طریقے بتائے تھے۔مسلم بننے کا طریقہ اورکافر بننے کا طریقہ۔نام نہادمفسروں نے کافر بننے کا طریقہ چن لیا۔

واضح دلائل قرآن پاک کاایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اورتم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جوفرقوں میں بٹ گئے اورواضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اورایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔ فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب

چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔ اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔ یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔ کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

سورہ آل عمرآن آیت 12 پارہ 3

آپ ﷺ کہہ دو۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ عن قریب تم مغلوب کیے جاؤ گے۔ اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔ اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ عن قریب یہ لوگ مغلوب ہوں گے۔ اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔۔ اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی وصیت دیکھتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 کا پہلا حصہ۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے۔ جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے تمہیں بھی وہی دین کی شرع دی ہے۔ یعنی دین مقرر کیا ہے۔ جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم اس دین

کوقائم رکھنااوراس میں فرقے نہ بنانا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وصیت پہلے رسولوں سمیت رسول ﷺ سے بھی کی ہے۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اورآج آپ کے سامنے امت مسلمہ کی کیا حالت ہے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت کو بدل کر کافر بننا گوارہ کرلیا ہے۔اوراس کووہ اپنا دین سمجھتے ہیں۔شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانی اورآدمؑ کوسجدہ نہ کرکے کافر بن گیا۔تھا۔اسطرح اگر ہم اللہ تعالیٰ کی وصیت بدل کرفرقے بنائیں گے۔تو ہم بھی کافر ہیں اورشیطان ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی وصیت دیکھتے ہیں۔

سورہ نساء آیات 131 تا 132 پارہ 5

اوراللہ تعالیٰ کا ہے۔جوکچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ تم کووصیت کرتا ہے۔جن کوتم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔اورتمھیں بھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اوراگرتم کفرکروگے۔یعنی فرقے بناؤ گے۔توبیشک اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔جوکچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اورتعریف کے لائق ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جوکچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ کاوکیل ہونا کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالی نے پہلے کتاب والوں اور ہمیں ایک ہی وصیت کی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔اوراگرتم کفرکروگے۔یعنی فرقے بناؤ گے۔توبیشک اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔جوکچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اورتعریف کے لائق ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا ہے۔جوکچھ زمین اورآسمانوں میں ہے۔اوراللہ تعالیٰ کاوکیل ہونا کافی ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 177 پارہ 4

بےشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفرخریدا۔وہ اللہ تعالیٰ کوکچھ نقصان نہیں پہنچاسکتے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا فرقہ پرستوں سے خطاب ہے۔جوایمان لانے کے بعد کفرکرلیتے ہیں یعنی فرقے بنالیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بےشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفرخریدا۔وہ اللہ تعالیٰ کوکچھ نقصان نہیں پہنچاسکتے۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کوسچ ماننااوراس کی اطاعت کرنا۔یعنی اگراس کے بدلے میں فرقے بنائے توکفرخریدلیا۔

سورہ المائدہ آیت 5 آخری حصہ پارہ 6

اورجوکوئی ایمان کا کفرکرے۔توبےشک اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔اوروہی آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کوسچ ماننااوراس کی اطاعت کرنا۔کیا ہم ایمان والے ہیں یاایمان کا کفرکرلیا ہے۔یعنی کیا ہم نے فرقے بنالیے ہیں۔توہمارے اعمال ضائع ہوگئے ہیں۔اورہم آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔

سورہ محمد۔آیات 8 تا 11 پارہ 26

جن لوگوں نے کفرکیاان کیلئے تباہی ہےاوراللہ تعالیٰ ان کے اعمال بربادکردے گا یہ اس لئے کہ جوکچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا اسے انہوں نے ناگوارسمجھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے۔کیا وہ زمین میں چل پھرکرنہیں دیکھتے کہ کیا جولوگ ان سے پہلے گزرچکے ہیں ان کا انجام کیا ہوااللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ وبربادکردیااورکافروں کیلئے ایسی ہی سزائیں ہوتی ہیں یہ اس لئے کہ ایمان والوں کا توحامی وناصراللہ تعالیٰ ہےاورکافروں کا کوئی بھی حامی وناصرنہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کفرکرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کی مکمل وضاحت کررہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ان کے اعمال بربادکردوں گا جواللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن کوپسندنہیں کرتے ان کیلئے تباہی ہے۔ایمان والوں یعنی قرآن پاک کوسچ ماننے والوں کا مددگا تواللہ تعالیٰ ہےاورکافروں یعنی فرقہ پرستوں کا کوئی بھی مددگارنہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے قرآن پاک کے نافرمانوں کی سزا دیکھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کافروں یعنی نافرمانوں کو ایسے ہی سزائیں دیتا ہوں کیوں کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور ان کی اطاعت کرنے والوں کو ایمان والا کہا جاتا ہے یعنی ایمان والوں کا دوست اور مددگار تو اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا کوئی دوست یا مددگار نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود فرقے بناتے ہیں اور اگر کوئی قرآن کی بات کرے تو ان کی آنکھیں اور زبانیں دیکھیں۔ کہ کس طرح قرآن پاک کو نیچا دکھانے کے لیے حرکتیں کرتے ہیں۔ گویا ان کا نام نہاد مفسران کا خدا ہے۔ نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست دونوں کی خیر نہیں۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جنہوں نے اس نصیحت یعنی قرآن کا کفر کیا۔ جب وہ ان کے پاس آیا۔ اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔ اس میں جھوٹ نہ آگے سے داخل ہوسکتا ہے۔ اور نہ پیچھے سے داخل ہوسکتا ہے۔ یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔ بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا بھی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا۔ وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا یعنی جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔ اور اس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہوسکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یا پیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔ کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔ لہذا کفر کرنے والوں نے یعنی فرقے بنانے والوں لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں سائیڈوں پر اور اوپر نیچے لکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اور جو نہیں فرقے والے رسول کے نام پر دیتے ہیں اس کو قبول کر لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سچ کو رد کر دیا جاتا ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آئے گا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقے کو اپنا رب بناتے ہیں۔

سورہ الغاشیہ۔ آیات 31 تا 36۔ پارہ 30

آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیئے۔ بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں مگر جو پھر گیا اور کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ مگر جس نے کفر کیا یعنی فرقہ بنایا اور پھر گیا یعنی مرتد ہوگیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بیشک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ نصیحت یعنی قرآن پاک کی ذمہ داری رسول ﷺ کی اور حساب لینے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور

اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہیں گے۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں ااور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

سورہ زمر۔آیات 53 تا 62۔پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے بندوں یعنی غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔یہ ان ڈائرکٹ فارم میں بات ہو رہی ہے۔لہذا رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے

ہو جاتا۔
ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیز گاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔ قیامت والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ عنکبوت۔ آیت 51 اور 52۔ پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔ جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ اا ور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔ یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ البقرہ۔ آیت 159 تا 162۔ پارہ نمبر 2

بے شک جو لوگ ہماری واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔ تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کو واضح دلائل اور لوگوں کیلئے ہدایت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں اور جو کچھ قرآن کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا البتہ جو لوگ اپنی کفر یعنی فرقہ بندی والی حرکتوں پر قائم رہے اور اسی طرح کفر کی حالت میں مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے وہ جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اس کو چند مثالوں سے دیکھتے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستے والی آیات سمجھ میں آ سکیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس بات کا جواب قرآن پاک سے تلاش کرتے ہیں ۔سوال تھا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ کس کو کہتے ہیں سورہ مزمل آیت نمبر19 پارہ 29 میں اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورہ''دہر'' آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

کفر کرنے والے یعنی نافرمان یعنی فرقے بنانے والے جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔آئیں آیات دیکھتے ہیں۔

- سورہ محمد۔آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی ۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔تو آپ زرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔کبھی کسی کا نام لیں گے۔اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔رسول ﷺ کو جھٹلانے

کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔

فرقہ پرست اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں کر رہے بلکہ تفسیر کی آڑ میں قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ انہوں نے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔

سورہ محمد۔ آیت 32 تا 34۔ پارہ نمبر 26

بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہوں نے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے یعنی قرآن پاک سے روکتے رہے پھر اسی کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں جس نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا یعنی جس نے فرقے بنائے اور اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ اس بات کو رسول کی مخالفت کہا گیا کیونکہ یہ قرآن رسول ﷺ نے ہی تو پہنچایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔ کیونکہ وہ اطیعو اللہ اطیعو الرسول کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اگر کسی نے اپنی اس غلطی کی اصلاح نہ کی اور یوں ہی مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔

اب جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے فرقہ پرستوں کے نام خطاب کر رہے ہیں۔ چونکہ انہوں نے قرآن پاک کے سچ کو تفسیر کی آڑ میں جھٹلایا ہے۔ لہذا آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔ لوگ قیامت والے دن سب جان لیں گے۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔ دیکھیئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھ جائیں۔ اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔ آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھ جائیں۔ اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔ آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔ کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔ رسول ﷺ فرما رہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔ جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ یعنی قیامت والے دن سب جان لو گے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا اعلان۔کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں!

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کردیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔